

LUCKNOW
۱۹۲۹
जिल्द नं: १४
جلد چہاردہم

# توجہ فرمائیے

(۱) اودھ پنچ محض ایک مزاحیہ اخبار نہیں ہے اور نہ اس میں جھگڑے چھپتے ہیں۔ یہ پرچہ ہر قسم کے مضامین شائع کرتا ہے جو ملک و قوم کے لیے مفید ہوں ... ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابلِ تمسخر امور پر خود ہنستا ہے ... اس کی تنقید بھی کرتے ہیں اور لوگوں کی ... اودھ پنچ صرف اپنی اشاعت پر قانع اور مشتہرات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجیے۔ دو گھڑی کی تفریح پر نہ جائیے بلکہ یہ دیکھیے کہ کیسا گوہر مقصود دستیاب ہوتا ہے بلکہ افادات کی جہت ... بہ صورت رعایت ... صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصطلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ اختصار اسال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

## مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

### قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجا جائے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسبِ خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر فی پرچہ تین روپیہ بھیج کر آپ مدتِ خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ماجبیر شاہ سلامت۔ جب یہ پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے اس کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ منفعت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس کے عوض اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ مالِ مفت دلِ بے رحم نہیں تو قدر کر کے شوق سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا تیمی کا واسطہ دلانا خلافِ حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ذاکر ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے لفافے کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام صرف آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانہ کرنے پر منیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے۔ پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضرِ خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی حفاظت مقصود یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعادِ خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا جواب ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدیدِ خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات یا اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

۱۳۰ یا گرگٹ صفحہ ۔ جلد ۱۳

# مضامین

رجسٹرڈ نمبر

۱۵ فروری ۱۹۳۹ء

## الاسن مصری کے فلسفیانہ خیالات

(۱)

ابو نماسی ابن حسن دوسا فرشتی

دیں پھر پڑے ہیں۔ خواجہ صاحب کیسی عقل کا ایک
وہ آگئے چاہے شیشی مجا لے خلیس گدڑی پھیر کرنے اور
ساتھ میں صندوق ہوا رہے۔ جب ہی شی ہوا کر
کرتا تھے کی مصری گدڑی اور سکا نہیں آئی ٹھاٹھ پھر تو
اطر بھی نے کیا ہے پھر سنے لگا پھیری ٹھاٹھ کی
پڑے گی، وہ صندوق ہارے! تمہ نے کچھ بھیجا
وہ کرو ایسی بھی گئی بڑی سرکار ہے جہاں عزت
کے بچے سے لے کر جو نواب رہا امیر اسکے وہ مرد اور
چکے نہیں پھرتے۔ اے ان پر ہو کوئی چیز رہتا اور
ادھر ہو گئی اور جو ہر کے کسی روز وہاں کی
وہ سے گئے تو کچھ کیسی ہی۔ بہت بشر ہے گری ہی
چیز کون نہیں اٹھاتا ہے کوئی مصری آئے کے اسامنے
چھپا ہی نہیں بیٹھا ہی ان کے جس نے کہا ایسا
پھر وہ صندوق چلا ہے کا ہر کسی ساتھ ہوگا آدمی
میں آدمی رکھے گا ہوا ہی جو آدمی کو دھوا رہے گا
اے ہو جب کچھ نہ ہی پر پہلے ہی وقت پڑا
وقت پڑا اور جب لڑکی کو گئی ہے وہ چکی اڑتی
ہی۔ کری ہم نے اورا اصل میں سکا نہیں اسی تھا
جیت اپنی جوش میں آتو تم نوکری کرو جائی ہو بات نہ سنتے
صندوق پلا دیا اپنا ساتھ ہے اور صاحب بیگم صاحب
کے یہاں پہنچی۔ انکے یہاں آ گئی انکی ہدایت
مان طرح۔ ان کے ساتھ اٹھان کی صاحبزادی
وصاحبزادی بھی آئیں اشد کے کہنے پر بیس
کیسی خوب صورت لڑکی اتنی کریں کیا
کس اس چلیے کیسے صاحبزادی ہو ہی بھلا

کہاں کی جان جہاں اپنی کہاں گئی۔ جہاں تھوڑا سامان بھی
سارا گر لیٹ ۔ وہ مانتا کہ آپ۔ بی بی میرا کام
کیا کسی کے گر ترا مالک جو کا ہے وہ مرد مکان
وہ بڑی ناموس کی بات ہے گر والے کے لیے کہ
انکے سامان کا نقصان نقصان! ہو ہی کل پھر آگیا
گیا تو ام ر المعلوم اسی کہ سوال پر ہو گئی آخر پھر
سرکار تک خبر ہو گئی۔ بیگم بی بی اب کیا
تم ذرا کے حکم ہوگیا کہ سب صندوق پلنگ گٹھری
گٹھری دیکھی جائے۔ اے ہے میں تو شرم سے
ہو گئی صندوق پلٹا ہے کہ اس کھانا کوئی
نا خوش نہیں سو کو دیکھی۔ بی نے کہا اور یا اس
جو کسی نے صدارت سے اپنی ٹال دی ہوگئی
پھر بیٹھے ابال اصلت جانے کے آج اتنا آپ کے
ملازم کی ہو جو رہتے وہ دورہے۔ سرکار نے اپنے
سامنے پیر اصندوق کھلوا دیا۔ ایک انداز۔ وہ تھوڑے
ایک دو پٹا ایک میں سرکی لاوی میں کرتا ہے۔
دانی ان کی بن گئی۔ ایک ایک چیز میں نے کھول کے
رکھ دی۔ تیسا ان شرحا بھی ہوا تھا۔ دیکھیے حضور یہ
شلوکے آپ کے ہیں۔ یہ لنگا آپ کا ہے۔ یہ دوپٹہ
مجھے سرکار نے دیا تھا۔ یہ جوڑے آپ نے آپ کے
ہیں؟ اور یہ کیا کشتی حضور کی ہے؟
اتنا سنا کہنا تھا کہ نواب صاحب لال بھبوکا
ہو گئے۔ بڑی گستاخ بد تمیز ہے۔ بڑا بھیجی تھی
پڑھا ہوا تھا بول اٹھی۔ حضور غریب آدمی کی
آبرو ہی کیا۔ ہماری آبرو ہوتی تو ہو کی آپ ایک
دفعہ اپنے پھر نہیں ہوتی حضور کے یہاں نوکری
کرے تو کیسے ہی گٹھا ہے۔ بد تمیز کے سر پر جو
گٹھے ہیں کہ جیسے نہیں ہوتے۔ جو بد تمیزی کرے
وہ ہے بد تمیز۔

میرے کر دوسے بول کے سارا حل بن لگا۔
بیوی نے بھی اپنا جوڑا سمیٹ ساٹ بہ چل دی چلی
بچے پھر کے بھی نہیں دیکھا جب یہاں آ گئی
حساب کتاب کا وقت آیا تو کیا۔ کہ بات کیا ہے
جھکو چار ہی۔ کرد کر کر دیکھی جواب دے دی
جب کا شکر ہے سب سوال کی گر جو

تہمت سے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے پھر پھر
اپنے ٹھکانے کو گئی۔ اپنی تمہیں ہی پڑی۔ بہت اچھے
مالک میں سے ایک کان میں کہتی ہوں۔ وہ بہت
ہی رکھ رکھاؤ ہے۔ اتھ پھیلا ہے کوئی ذات تو کی
نہیں انشد ہو رہی ہے جس کی ذہیری میں ہو اے
وہ کسی کے احسیری کھانیں گے تو پیا ہی تو عمل
ماری جائے وہ صندوق ہلاتے کہ گو کری ہو جائے۔
بس پھر سے چاہا کہ رہنا اچھا۔ اس دن سے آج تک
گٹھری میں پھرنے کے مرکز وہ نہیں جاتی۔ میں
کسی جس شلوکے کی گوٹ اور ہیرا کیا کم بھلا لگ
کوئی ذم میں ہاتھ ہے۔ اے ان کو کی اوٹ جانتے
دہا ہی! اتنی دو اصل کی چیز پھر اسکے پیچے صندوق
پلانے کی کیا دو سرکار ہے۔ میں کسی جس کی عورت
دو مرے پیٹے کی جلدی بھر کر جو شلو کے میں ایسے
جو سنتہ ہوا ہے گرا وہ کر بچارا کے کیا حال گیا
ترہا ہے۔ گرا سکے ہے سنیے ہا ہے اس طرح رکھ گر
رکھا ہی نہ رہے۔ یا کہ لال کی طرف رکھے نہیں تو بھی
کھول کے پلیزا بیٹے پر بیٹھ لے اور ہے ٹھکانے پہ
لے ہر وقت نواب صاحب نے بھر پھنک کیا اور رہے
زراری ہوتی کی لڑکی ہے ادری اس وقت ایک پیار
کی گر زندہ کی ہیرے شلو کے میں تھی اور نیچے میں کوئی
تو بھی روگی تو چاہا کہ پھر اچھا ہاں گر وہ سی ہو گئی
پھر کسی اپنے نیچے کے پوچھا۔ الوہ ہی چھ سات پیسے
اسکا حساب میں۔ بنا نہیں لا ہی کے پاس پھر سانے
سے تو بی ہی نہیں میں کیا کروں پھر اتنی دولت ہی ہیں
کر امیروں کی طرح دہ ہے نسبت صور کی لا وہ پیار میں ولا
آخر نوکری ہی احسان کرتا ہے تو کیا ہو گئے ہیں۔ گرا
پاس تنہا نوکری لت پر گئی ہے۔ اس گر شتہ وقت کی بات
میں لگا ہوا تھا کے ہی نہیں دیکھتی۔ وہ ہی بس جان نے
رٹ لگا دی تھی کہ انشد ہا ہی وہ چار رشتوں کا کپڑا
اپنی ہے اور صاحب کیاس سے علاوہ۔ لڑکی اور جان
کا لڑکی نوکری گھر کیا کرتی تھوڑا سا سرسل کی بہتانی
ہے تو اس لوگ جسکے کی جان پھر اپنی تمہیں ہی۔ نواب
پانو وہ ترچی کی نکال دیگی۔ بس یہ بات تھی کرے
جس پاس ہی حیثیت سے لوگ ہے بات کسی نہیں کرتی۔

جو صاحب نیساری عطار یا عطر والوں کے صحیح پتے حافظ سید محمد رفیع صاحب باغ گھنٹو گور ... کے [illegible]

[illegible]



ہاتھی چھوٹتا چلا

[illegible]

[illegible]

میر احمد شکر ... پہلے ہی سے ... تھا ... نوجوان ... [illegible]

[illegible]

ہمہ روزنامیہ

[illegible]

سید عشرت حسین

---

... کہ میں جانا پڑے ... بات کرے۔

---

محمد علی ...

[illegible]

---

# بدنصیبی بنام ڈاکٹر جسٹس سلیمان

[illegible]

## لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

[illegible]

---

[illegible]

## جرمنی کی نو ایجاد

[illegible]

---

پہلی چٹکی ... محمد رفیع صاحب ... باغ لکھنؤ میں بنتی تھی۔

ان کے پاس اسکول ہو گیا تھا اور پڑھ لکھ رہی تھی
تا ہے۔ نیچے ذیل سے کلاس کا سبق [illegible]
ہے۔ میاں بولے تم تو خواہ مخواہ ولی ہو رہی ہو
بہلی۔ بیٹا اگر ڈرنے سے کوئی بات پوچھے تو نہیں
شوہروں کے سامنے دعا کرنا چاہیے لیکن نماز
صبح کو چلا سا تو میں نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ
بی بی کیا ہے۔ بی بی میاں نماز بھی پڑھیں تیرہ ہمیشہ
کی صبح ہوتے ہی ہم مولوی صاحب کے دولت خانہ
مولوی صاحب کے آگے ہاتھ جوڑے۔ بڑا افسوس ہوا کہ
حضور نے کہہ دیا کہ مجھے ابی نماز جائز نہیں ہے
پیچھے وہ تین لڑکیاں حاضر ہیں۔ تھوڑی دیر بعد
ہوا تجھے میں نے پھر زیادہ تھا نام کیا ہے۔ انھوں نے
کہا مروین ہے۔ بس اتنی گفتگو کے بعد میاں بیچاری
اپنے گھر لوٹ آئی۔ بی بی سے کہا کہ جو مسئلہ پوچھو
بیچ و تاب کھاتے ہیں میاں آ گئیں بی بی
مولوی صاحب مسند تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے
انھوں نے جاتے ہی سلام علیک کے بعد بات
کیا۔ سوال اگر تنہائی ہو تو پھر پاس کے نامحرم ہو گی
ہے۔ سوال ہوا ہے۔ [illegible]
بی بی کہیں مروین تو کوئی بڑا عالم ہوا کرے
المیمی کے بغل میں کلام اتھا۔ یہ ساری عجیب کے
معلوم آ گئی۔

ڈاکٹر صاحب اس وقت کی ضرورت نہیں بلکہ
الملا نشان کے یہاں معصوم یتیم نمازی ان کے لئے
ساتھ کی بہت ضرورت ہے۔ سوالوں کی مدد کرو یاں
ہو گئی ہیں ایک ترتیب سے بھی ہوتی اپنی اپنی
دکھا رہی ہے اور کہتی ہے کہ یہاں نمازی ہیں معصوم
شریعت اور انکے ساتھ انگریزی ہے جیسے قبل ان کے
سرزد ہوتے ہیں ویسے ہی ہو جاتی ہے۔ مروین نے
اسکا قائل ہے اور دوسری لڑکیاں انھاں کو قائل کی
جس نے یہاں ان اطراف کا دامن تنگ کر رکھا ہے۔
لڑکیاں اور کہتی ہے اس وجہ کہ تو کوئی دینی بات بعد
وقتاً کے اعتبار سے یہ لوگ اپنی آنکھوں سے
دیکھی ہوئی بات جھٹلا نہیں سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہو
ہے۔ تو یہ خود ان اطراف میں بھی ولایت میں نکلے

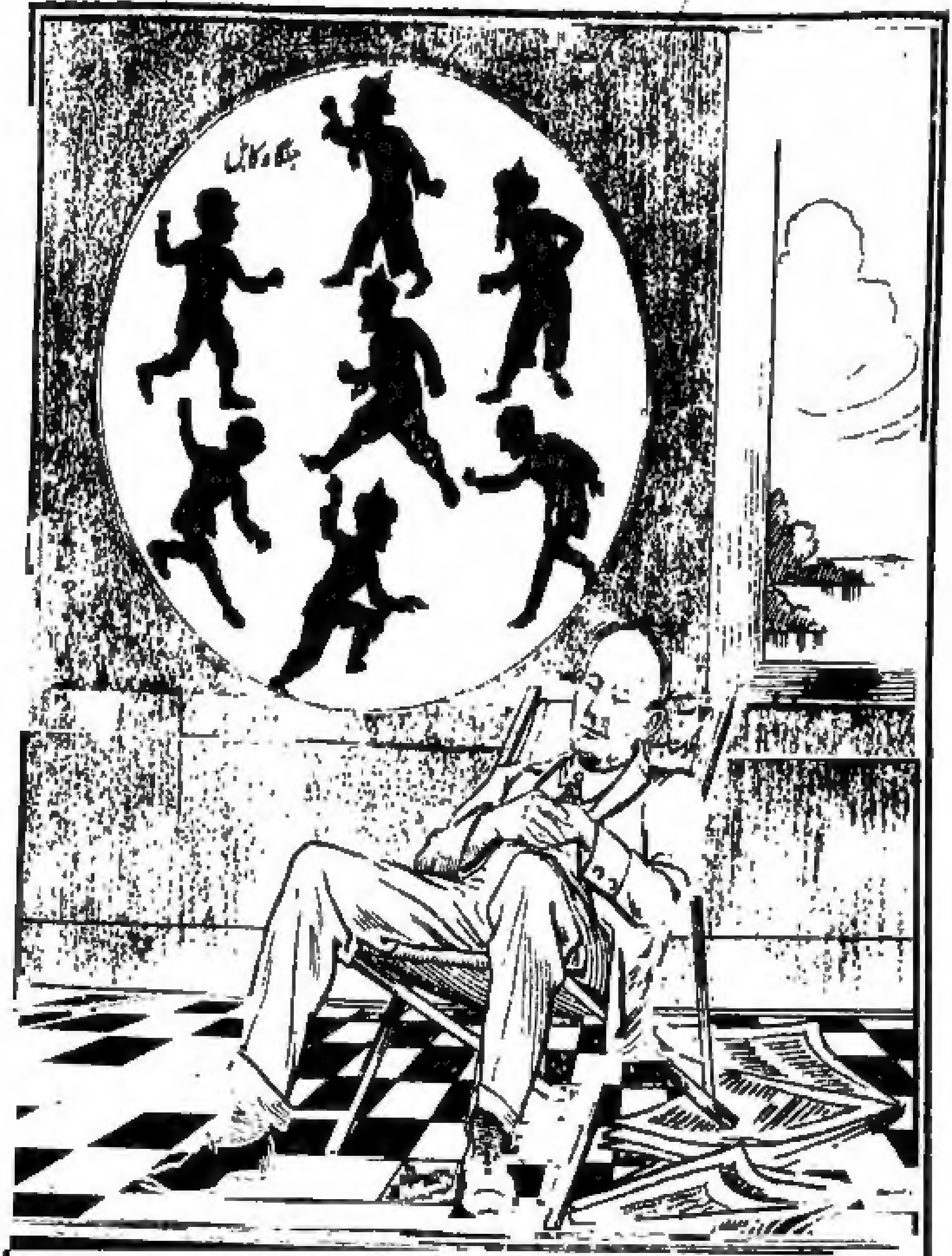
پڑھتے تھے۔ بی بی اگلی نئی نسل میں شرکت بھلی
تھیں۔ یکسی ظاہری ضرورت سے باہر نہیں نکلتیں اور کا
باہر نکلنا سیدان جنگ میں نہیں کی مدد کے لئے تھا
وہ کسی صورت میں رضا نہیں ہرگز نہیں گئیں۔ ہوا یہ
ہے کہ...

اولاد سے تعلق اور محبتی ہیں کہ نہ بیبیوں کی
خواہش بی عقل جیت پر وسعت کا پورا حق حاصل ہے
ایسے کہ کوئی بھی سکتے ہیں کہ قرآن میں صاف صاف موجود ہو کہ
انھیں زیادہ باہر نکلنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ باہر جائے
انھوں نے کہیں دخل دیا۔ جنگ و لڑائی پیش آئیں تو بھی
بلکہ اس ادراک سے کوئی بات نہیں بنا یا۔ بہت سے
کہ وہ پاس پوشاک یا ادری چادر کر لی اور گھر اور
بھی ان کو سرکار سے کوئی تعلق ادری کی پابندی
کرتے تھے۔ ہر وقت پکار ہوتی وہ خود بخود صورت در
پسند کر لیتے تھے اور اسکا رواج پیچھا تھا۔ پہلا وہ
بانسے کا سوال شخصی حکومتوں میں بھی تو تھا اور گو
ایک صورت تو یہ درست ہے کہ کسی شخص سے اسکی بیوی کا
حد وضع کے بارے میں کچھ پوچھا گیا تہذیب کے
خلاف ہے اور دوسری صورت پیچیدہ ہے کہ جو کوئی خود
قسم کی ادبی نہ پہنچے تو پھر یہ جاہ جاہ۔ آج عورتیں باحجاب
اول کے ذکر کوئی گی اور یہ بنا سوا ادا رہا ہی جاتی تھی
یعنی تہذیب اور آزادی کے نئے نئے۔ بی بی خود
بے نقاب پھرتیں انکے شوہر صاحب گوارا کرتے۔
بھلا کون منع کر سکتا تھا۔ یا بی بی کا نام تہذیب
ہے تو آگ لگے ایسی تہذیب اور روشن خیالی ہے۔
اسکے علاوہ میں کہتی ہوں کہ اگر لڑکیاں نکلے
پھرنے کا شوق ہے اور بی بی اعتراض کریں کہ بھی ہوا
ہا ہے ہم گرچہ قسم کا نام لیتے ہیں اور ناچ ہوں وہ
لڑکیوں کی بدقسمتی کے ساتھ میں شرکت کرنے
الحال نیچے اب تک کیا شرح کا بھی پردہ ہو بی بی خواہ
کے سوال نہیں ہوتے تو اور کہا سے پیدا ہو اور لیوں
مسرفیوں کے تقدم میں ا... کے اور بھی بجنے
سوال کے فریضے سے نمازی۔ انحطاط تہذیب نمازیں
بیٹی آنکھوں پر باندھی کر پھر نصائح سمجھا جا رہا ہے
کوئی گناہ اب گناہ نہیں ہے جیسے گناہ کر لیا ہے
قرار دینا ہو گا کہ کہیں نہیں کتابوں میں سے نہیں

اعتقاد ہو رہی بھی تھی جو انھیں علماء اس بات پر
متفق ہیں کہ عورت کے لئے جن سے [illegible] ہیں۔
پردہ اور قرآن نے حکماً صاحبوں کی حد مقرر کی ہے
بھی وہ وہی نہیں ہے کہ عورت اپنے گھروں میں
کے سامنے کھول سکتی ہے کسی جنس میں بھی ہو سکتی
آیت کی تفسیر میں یہ نہیں کہا ہے یہی تفسیر ایک طلبی
مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے کہ ایک
آدھ کے اخبار میں اسلئے شائع ہوا ہے کہ اپنا و علم
وعیرہ تا نازی وغیرہ ان اطراف کی اشاعت
...... کے اطلاعات شریعت کے مطابق ہیں

......................................

...... معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی مشکل میں
کہیں نابالغ تھی اور ہی طرفوں سے روحی مسئلہ
نا ہی تھی بھلا انھیں کب گوارا ہو سکتا تھا کہ کہیں بھول
کی بی بی بیس کر ...... [illegible]
پکڑے ہیں کہ یہ دو روحی صورت نہ نکلے اس لئے
صحیح بخاری شریف کی ایک روایت تھی کہ
زمانہ میں جب رسول کا لشکر تھوڑے کی ہی ابتدا میں
دارالسلام تیم کر رہا ہے کہ وہ خوب جو جیسے رہی
سے وہ مقدور کر رہی کی بھری ہوئی مشکیں لا رہی
تھیں اور دیکھنے والوں کی نگاہ ان کی پنڈلیوں پر پڑ رہی
پر پڑتی تھیں کہ جن سے کپڑا اس سے ہٹا ہوا تھا؟
ڈاکٹر صاحب ذرا غور کرو۔ یہ جنگ کا میدان
ہے زخمی پیاس کے مارے تڑپ رہے ہیں لڑکیاں
ہیں اور زخمیوں میں سے خون بہا ہے۔ پھر بھی
ہیں جنھوں نے شوہر رسول پر جان قربان کی ہے۔
بیکسی ہیں جب جن کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ ایسی حالت
میں تن بدن کا ہوش کسے رہتا ہے۔ دوڑنے میں
پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ گیا اگر انھیں اس ہوا کا
خبر بھی نہ ہوئی ہو گی۔ ہو فرض تھا دیکھنے والوں کا
کہ اپنی آنکھیں بند کر لیتے۔ میں اب بھی کہتی ہوں کہ
دشمنان دیکھنے والوں کے دین کی بنا پر ہم ہو گئے۔
اسکے پیچھے رسول کے نام میں کے ستر پر نگاہ ڈالی
پھرا تھکیا تھا وہ پھر بھی نہیں تک لایا ہے مگر
نہیں ضرورت کچھ دیکھنے والوں نے اور سمجھ لیا ہے



صورتیں امید کی خواب پریشاں ہو گئیں
سامنے آنکھوں کے آئیں اور پنہاں ہو گئیں

"آؤ مطلب کے آدمی کی تلاش ہے۔ بالفعل تو سب اوٹ پٹانگ ہیں"

وہ خود بھی گئے ہوں گے کہ یہ بی بی اچھے میاں کے ساتھ کیا کی فکر کر رہی ہیں۔ وہ نواب اور ہم سوری جلدی اور ضرورت کے خیال میں ہوتی ہیں۔ وہ بیچارے مرنے والوں کو دیکھیں یا بچے لباس کو دیکھیں کہ کہاں سے پھٹ گیا۔ چنگیا سوادی نے دکھا۔ یہاں بھی اس لڑکی پر کیا کیا انہیں کی صورت خاموش ہو۔ وہ لے صاحب کی فہرست میں ایک بڑی حیثیت خیال کرتا ہے۔ مگر یہ فرمانا تم کے تو بھی اپنی شرافت رکھاتے ہیں وہ اس روایت سے جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ پھر سے کہیں یہ نیلے پیلے کپڑے کیوں پہنے گئے ہو؟ عدم میں وہ اس قسم میں کہ زخم میں یہاں۔ وہاں برابر پٹیاں کھولنے کا وقت تھا۔ یہاں اوجاگے کہ گھوڑ کی وہاں زخمیوں کی۔ وہ منظور تھی یہاں غیروں کا کچھ کام کرنا منظور ہے۔ وہاں جگر ضرورت تھی ہوش کی زینت ہے۔ ... نے وہاں صرف پٹیاں دیکھی تھیں یہاں تھوڑی پٹی اور وہ اسے بھی ... کی تعلیمات کیا ہے۔ بات ایک ہی ہے۔ ... اس کا قائل ہے۔ اور اب بہ وقت ... رہنا چاہیے۔ کوئی ضرورت نہیں کہ ... یہاں ... اس کے علاوہ بھی الفاظ کر ... سے ... پڑا ہے تو صحت اس سے بھی کی گزری ہوئی ... کھولے ... ہے مساوات کے بالکل خلاف ہے۔

ڈاکٹر صاحب! میں لوگو چاہتی ہوں کہ بات نہ بڑھائیں مگر پھر ... ایسی باتیں ... آئی ہے نیرا ... قلم ... سے ... پڑ گیا ... نہ رہنے پائے گی۔ (باقی آئندہ)

گوروں نے کان پکڑے۔

اب دوسری ... جنگ کا حال سنیے۔ ... یہاں ہے۔ ... کالے ہیں گورے کالوں سے دور اٹھے ہیں۔ کالے جان جو کھیل کے نفرت کرتے ہیں۔ جاپانی جنگ ہے کہ ... یاد رہے گی۔

بات یہ ہے کہ جس طرح مرحوم ... کے مشرق نے یورپ کی تقلید یا بہت کی تھی تقلید سے یہاں ... نے ... نقشہ ... جم گیا۔ ... یورپ کی ... فرنگستانی ممالک میں ... اپنا نقشہ ... گئی ہیں۔ کبھی اطالیہ سے ... کبھی ... سے کبھی ... فرانس سے کبھی انگلینڈ ... کی نقل ... میں ... کی گئی ہیں۔ نقشہ جنا تو غیر ممکن ہے۔ ... آدمی خود بھی جم جاتے ہیں ... کہ پھر اکھڑنا اپنا محال ہو جاتا ہے۔ تعجب ہے ... رواج جلا ... ہیں بیچارا ... انہیں دنیا والوں سے تعلق ... منظور ہو ... یہاں ... رہنے کی جگہ نہیں۔ جبھی وہ بھی ... گئیں ... پھر گئی کہ تنہائی میں ... ضرورت ... والوں کو تھوڑی ... چاہیے۔ ... ہے۔ گرمی پڑھی اور ... کی ... خاصت ... ہے ... کسی کی ... نہیں ... اور ... ہتھیاروں سے مسلح ہو کے سارے یورپ پر ... تھے ... ۔ تو تنہا میں ... ہو ... سے

اب کے ... پڑی ... کا تار جم گیا
... کا سارا جم گیا

آخر پھر ... کالے ... کی ... صاحب ... سے ... کے ... تھے ... کی ... اور ... ۱۶ ... کے ... گھر ... جب تک ... کے ... آگ ... اس وقت تک ... ہو ... مگر صاحب ان ... کی ... وقت کی ... سلطانی بھی ...

یورپ کا یہ ... تھا۔ جہاز جم گئے اب جم گئے جمیں ... سمندر جم گئے درخت جم گئے ... سیاست کے ... گئے ہیں ... سلطنت ... تھی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ... اور ... کی ... گئے ... جنگ ... اس وقت ... کی ... فرنگستانی ... ہے۔ ... آتش جنگ کے ... میرے ... جو آپ کا اب کچھ ... جرأت نہ ہارنا ... کو۔

یہ سب کچھ ہے ... فرنگستانی ... کی ... بھی ... اور ... کا ... ایشیا تک پہنچ گیا ہے ... ۔ میں ... اپنا ... کہتا ہوں کہ فرنگستانی ... کے کالوں ... آ ... کہ گورے ... کی جنگ نہیں ہے ... آپ ... کو ... کالوں سے ... ہے اس میں ... کا ... آئے گا ... کے ... تک ... آپ کو آرام کی نیند ... ۔ وہ دن بہت قریب ہے ... آپ کو اپنی ... کے اندر جانا ... پورے پر ... ہمیشہ آپ کا ... نہیں رہ سکتا ... کے ... ہے ... اہل ... کے ... نہیں۔

اسپیشل رپورٹر

---

از ...

## بے بسی کی جنگ

### خاندار سپاہی بھی نا ممکن ہے

... جہاں ... کی ... میدان جنگ ... کامیاب ہو ... کے ... گوروں ...

---

## مولانا وشیخ کی نوٹ بک

سنتے ہیں کہ دہلی ... اخبار ... کا ... نام سے جاری ہوا ہے پہلے اس کا نام ... تھا ... کمشنر صاحب ... نام سے ... کے ... تو ... نام ... بھی ... اچھا ...

وہ بھی تھے۔

طوطوت۔ سیما پار کرنے کے لیے ڈرگ۔ پہنچ کر لیکن [illegible] ایک ہی سلسلے میں داخلہ لیتے ہیں۔ وہ بھی [illegible] رات اب بھی عرب اصطلاح میں گشتی کا [illegible] ہیں۔ اس بچار سے جب بڑے کا نام [illegible] لیکن حضرت اس میں کیا برائی ہے [illegible] پار کرنے کے قابل کب ہے [illegible] اس طرف سے یہ کام نکل سکتا ہے۔ دوسری بات ہے کہ [illegible] ہو جائے [illegible] عقل کے پیچھے [illegible] لیکن بالفعل [illegible] کے طوفان کا علاج [illegible] ہو سکتا ہے۔ ورنہ [illegible] نہیں ہو سکتا ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

طوطوت و طوفات کسی چیز کے گرد گھومنا۔ آجکل کے [illegible] کا کام ہی یہ ہے کہ [illegible] کی طرح اسی [illegible] جب [illegible] کہیں کہ طواف بالشیٔ [illegible] مطلب یہ ہے کہ فلاں شخص فلاں چیز کے گرد گھوما۔ [illegible] اس خانہ [illegible] کے [illegible] بیٹھے اور گھومتے رہتے ہیں۔ یہ مناسبت [illegible] میں کہاں ؎

[illegible] نہیں ہے [illegible]

طائف۔ پاسبان شب۔ کہیں [illegible] نہیں [illegible] ہوگا [illegible]

وصل میں بھی ہیں اس [illegible]
کیوں [illegible] کے لیے

طوفان۔ خواب میں کسی کو دیکھنا [illegible]

اسی [illegible] ؎

رات کا خواب آنکھی [illegible]
آپ [illegible] کا

مقصد عاشق کے [illegible] خواب [illegible] ایک ہی [illegible] ہے۔ ایک عربی شاعر [illegible] کی [illegible] عاشق [illegible] کی تھی ؎

[illegible]

وزری الغنام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عاشق اپنی معشوقہ کو [illegible] میں [illegible] کرکے زبان سے [illegible] کرتا ہے [illegible] کہیں معشوقہ کے [illegible] اپنے خود بھی چاٹ کے [illegible] اور [illegible] کا لطف حاصل کر سکے۔ [illegible] ہے کہ [illegible] یہ بات کہاں۔

طائفہ۔ گروہ۔ [illegible] ایک [illegible] سار [illegible] ایک [illegible] یہ گروہ [illegible] ہے [illegible] ہوتا۔ در حقیقت [illegible] کہ [illegible] معلوم ہوتا [illegible] سار [illegible] روشنی دکھاتا [illegible]۔

طواف۔ صبح [illegible]۔ اگر [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible]

طوافات۔ [illegible] کرے۔ [illegible] لوگ [illegible] کھاتے ہیں اور [illegible] چلیں [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں کیا [illegible] کے [illegible] نرم نرم غزلوں سے دل بہلانے کی خدمت نہ کرے۔ عاشق سے [illegible] ؎

دل [illegible] کرے [illegible]
[illegible]

اس نام میں ایک ہی [illegible] کسی [illegible] ہے تو [illegible] سے متعلق ہے۔

[illegible]

ہمارے شہر کے [illegible] مولوی [illegible] مقابلہ میں [illegible] خود [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] آپ کے نام [illegible] ایک [illegible] اس [illegible] کا [illegible] جواب دیا گیا [illegible] قبول کر لیا۔ اب معلوم [illegible] کی [illegible] کے [illegible] خلاف [illegible] نے [illegible] دیا [illegible] اس اعلان کے لیے [illegible] کر [illegible] اس [illegible] ایک [illegible] ان کے [illegible] گردی [illegible] کام [illegible] معلوم [illegible] ہوگیا [illegible] کی گردن [illegible] مولوی صاحب [illegible] نہیں [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible]

[illegible]